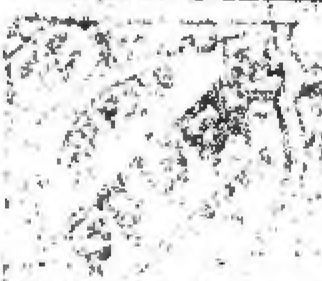


1931
UCKNOW
1931
सालाना ५



جنت نظیر

یعنی

منشی سید ... صاحب ... لکھنوی کا منظوم سفرنامہ ... عجیب دلچسپ نظم ہے ... اور فارسی کی شاعرانہ ... قیمت فی جلد ... ٹکٹ بھیجئے ... وی پی اور ... محصول ... ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۳ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ... علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ ۱۹۳۱ کے دیگر سنین ... کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجئے۔ قیمت فی جلد ...

اودھ پنچ ... اشتہار ...

منیجر

[illegible]

... بنام ... کاشیاوار

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں ... نہ بے ہودہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ... [illegible]

(۲) قیمت کی ... [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) قیمت ... اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) ... [illegible]

(۳) ... [illegible]

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۶ — نمبر ۳۹

مضامین

۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء

جھلک جیسم

نئی جورو کا پٹھ پرانی کی بیک طلی

مقصود اب ترو دار شیریں سخن ہے پھر — نشو و نما پہ کشت طبیعت کا چمن ہے پھر
بالی کی طرح شاخ قلم میں پھبن ہے پھر — اس فصل کے کلام میں اک بانکپن ہے پھر
ابھی ہوئی ہے فصل ربیع و خریف کی
اسناں بنے گی جنس نکاح حریف کی

دل ہے فصل عیش در در کرنے کی نوید — تیاری کے قریب ہے پھر مژدۂ امید
گو یاس تھی...... نہ تھا قدرت کچھ بعید — پورا ہوا جو وعدہ کا تھا وعدۂ وعید
شہرت ہوئی ہے راز میں موز وصال کی
سردی میں کام کر گئی گرمی یہ سال کی

خفیہ پولیس کے رو سے جو معلوم کی تلاش — ڈرتا چلے نہ چال کوئی جیسے ہو تماش
پہلو میں دو عاشقی کہ پردہ نہ ہوے فاش — آئے نظر نہ غیر کو دل کی مرے خواہش
شہرت نہ شہر میں ہو کچھا و اور بناؤ کی
سوئے ہی کو خبر ہو پاؤں کے گھاؤ کی

تھی جو اک یہ سنت یار رسیدہ گو — ہے اسکے ہاتھ ان کی قضا کی آبرو
راضی اگر وہ ہو گی تو نکلے گی آرزو — بیکار ورنہ ہو گی یہ کوشش یہ جستجو
پیری میں انکے ہاتھ کوئی ٹیک بھی نہیں
ساتھی بہت ہیں انکے یہاں ایک بھی نہیں

وہ جاتی ہے جوش جوانی کی گرمیاں — بجلی کبھی تو آگ ہمیشہ تھا دھواں
چولھے کا کیا قصور جو گیلی ہوں لکڑیاں — پھکنی کی گرد تھی پہ کا نسو ہے رواں
آتش جو تھی ہوا کی طرح سرد ہی رہی
چولھے میں آرزو کے بجھ کر رہی رہی

لقمۂ طاکروں پہ ہزاروں کیے علاج — اصلاح ہو پہ راہ کا آیا مگر علاج
آخر میں کشتہ جات کی پڑی آئی احتیاج — اچھا ہے جا رہ سے بچا اور اختلاج
کیا کیا نہیں طبیبوں نے نسخوں میں فن کیے
سوچا کبھی ہو جو وہ لکھوں جتن کیے

اس نے چھپائے عیب جوانی کے سر بسر — پیدا کشی رضا کی کسی کو نہ کی خبر
خفیہ علاج سے نہ کیا اس نے در گزر — لائی کبھی نہ حرف شکایت زبان پر
تف ان پہ ہے نہ پاس وفا کا اگر کریں
شادی رچائیں اور نہ اس کو خبر کریں

رو رو کے عرض حال کیا عیش کی مراد — ظاہر کیے جو حقہ میں پوشیدہ تھے فساد
راضی کیا غرض اسے لکھ پڑھ کے جائداد — خود ہی پیام عقد چلے لے کے شاد شاد
عجب اہتمام تھا نہ ساتھ خدمت گزار تھا
ہمراہ ایک دم کے دل بیقرار تھا

ڈر جسکی ذات کا تھا کہ ڈالے نہ کچھ خلل — کانٹے کی یہ خلش تھی سو وہ بھی گئی نکل
نسبت کے مرحلے کا جو پورا ہوا عمل — جھٹ منگنی پٹ بیاہ کی پوری ہوئی مثل
امید بندھ گئی جو دل نا امید کو
الفت ہوئی خضاب سے ریش سفید کو

جاتی ہے گھر دولھن کے کہو کس طرح برات — یک بینی اور دو گوش ہے دولھا کی ہر صفات
احباب اور اعزہ میں کوئی نہیں ہے ساتھ — چلتے ہیں دیکھ دیکھ کے دولھا بھی یہ برات
دولھا بری کا خوان لیے سر پر آئے ہیں
ساچق کے ہیں دھول بغل میں دبائے ہیں

چھکے سے کھینچ کھانچ کے باندھی گئی کمر — لمٹنی ہے جسم میں تیل کی کپّی ہے تو فر
دامن ہوئے ہیں تیل چھلکنے سے تر بتر — سہرا بندھا ہے پوٹلی رکھی ہے دوش پر
گھوڑا بھی زیر ران وہ رشک حمار ہے
ہمرنگ سیر تا کا بھی رہا ہموار ہے

رکنے نہ پھونک پھونک کے رہوار کیوں قدم — اسکو زمیں سے پیر اٹھانا ہے اک ستم
ڈر ہے مبادا قدم پہ کہیں جھوٹ نکلے نہ دم — جھوتی ہے موت آگے قدم اسکے دم بدم
فاقوں سے اسکی شکل ہوئی ہے ہلال کی
گھوڑا کہاں ہے صرف ہے صورت خیال کی

القصہ پہنچے حضرت نوشہ دولھن کے گھر — سب لوگ دیکھنے کو برات آئے دوڑ کر
دولھا کے ضعف شان ضعیفی کو دیکھ کر — دے کر بغل میں ہاتھ اتارا زمین پر
سالے اس آڑے وقت میں سب کام آ گئے
پھولوں کی طرح انکو اٹھا کر بٹھا گئے

اک نے اٹھا لیا خوان بری کا جو بار تھا — تا شا لیا کسی نے گلے کا جو ہار تھا
لی اس نے ڈھول جو کہ سہاگن کا پیار تھا — لی اس نے پوٹلی جو ذرا ناگوار تھا
دولھا کا ہاتھ کام میں سب نے بٹا لیا
مسند پہ الغرض انہیں لا کر بٹھا دیا

دولھن بھی سن و سال میں ما شاء اللہ تھی کم — ہونٹ سفید منہ نے سینہ میں ہوتے تھے ضم
گو عیش سب طرح تھا تجرد کا پر تھا غم — غم آ چلا کہ میں لطافت ہوئی تھی کم
نالی کہاں تھی کس طرح چہرہ رونق شباب کی
جلا جل نکلی تھی کرن آفتاب کی

اب ساز چشم میں وہ کہاں ذوق دور بیک ۔ اور گھونگھٹ کے دانتوں میں ہی موتی کی سی چمک
رفتار میں کہاں ہے وہ اگلی چٹک مٹک ۔ ہے کمر میں نام کو باقی نہیں لچک
مستی کہاں شباب ہے بہار شباب کی
دیتی جھلک دیا ہے گل نے گلاب کی

بامال کر گئی تھی جو ڈھٹی کلکتری ۔ چھٹی وہ تھی نگاہ میں مفلس برادری
دیتا پیام کون کسے تھی برابری ۔ مفلس کی الاڑے کیا خاک کا سہری
محسن اپنے مال و زر سے جو بیٹھ رہے پست تھے
مفلس برادری کے بھی گلی میں ست تھے

آتا اگر پیام علی نسب کی شاخ ۔ اہل برادری یہ لگاتے نسب کی شاخ
سرسبز ہوتی وہ تو نکلتی حسب کی شاخ ۔ القصہ خشک ہوگئی ہاں ہاکے سب کی شاخ
عورت نہ دولت کی تھی نہ علم و ہنر کی تھی
قیمت اگر لگی تھی کمال و زر کی تھی

اعیان قوم پیٹ کے سر کھتے بار بار ۔ مانا یہ ہم نے آپ بھی سب سے ہیں مالدار
کردیں نکاح سر سے اتاریں یہ جلد بار ۔ لڑکی جوان گھر میں بٹھائیں نہ زینہار
لیکن کسی نہ ایک کی آخر کو مر گئے
لڑکی کی نوجوانی کو برباد کر گئے

لڑکے بھی آ کھڑے نگاہ تھے باک ہم ہم ۔ خود وہ عرش میں ہاں بار بھی تھے نہ کم
آتا اگر پیام تو کہتے بصد ستم ۔ مفلس کے ساتھ بیاہ دیں بیٹی کو کیا ہم
دیں گے اسی کو ہم جو ہمارا امیر ہو
جاہل کا لونڈ ہو کہ نسب میں حقیر ہو

فضل خدا سے ہو گیا اعیش جبکہ پیام ۔ دولت کا حال سن کے ہوئے سب لیس شاد کام
آئی جو مال و زر کی نظر تو تمام ۔ راضی ہوئے نکاح پہ خوش ہو کے خاص و عام
پوری ہوئی امید دل بیقرار کی
پہنچی تو وصل بڑھاپے میں یار کی

القصہ قاضی آ کے ہوا عقد سے فراغ ۔ شکر خدا ہرا ہوا کوشش کا انکے باغ
کیوں عرش پر خوشی سے نہ ہو اہل بیت دماغ ۔ گھر میں جلیں گے نام خدا دو دو چراغ
لیکن کھلا نہ غنچہ بہار امید کا
ارمان دل میں رہ گیا اشتیاق دید کا

کیونکر نہ آئے شان تو شہناری میں خلل ۔ گھر کی زمین پر نہ ہیں گھر پلانے پل
بیکار سب تھے وہ وہیں کے تھے عمل ۔ مجبور تھے اسامی گئی ہاتھ سے نکل
تو مستعد مد کے لیے ہر کسان تھا
پھر تو وہ نہ کے کے بیماری گمان تھا

تھا عقد ثانی کرلے ہیں دیجا دو سا دو ۔ غمخوار ہوں حق سے محروم تا مراد
دونوں کے دین میں مرتبہ دی تھی جان کا ۔ لیکن بڑی نصیب سے یہ تازہ ہو تا د
اک دن نبھا نہ سیاہ کے سولوں میں جل گئی

تقدیر میں جاتا مداد جو تھی حسب کھل گئی

راقم ـــــ شہ بالا

غزل العارفانہ

آنکھ روتے روتے دریا ہو گئی ۔ ناک بہتے بہتے نالا ہو گئی
جلسوں میں اب ہے تقسیم خاک ۔ پہنچی سینہ اکر کا حصہ ہو گئی
جان دے کر کردیا سامان رزق ۔ صحت جینے کا سہارا ہو گئی
جوش اتیری قلم و ذکر سے خضاب ۔ چور کی ڈاڑھی کا تنکا ہو گئی
بے زبان معشوق کے منہ میں زبان ۔ اسقدر ہنسی کہ کوا ہو گئی
واعدی حسرت کہ اتنا قربنی ۔ بڑھتے بڑھتے آں اللہ ہو گئی
پڑھکے نادر ایڈیا کو سبق ۔ تاج کر کا ذہنی کا جو خا ہو گئی
جیتے کیا ہو سعادت شرم کا ۔ مادر جناب تو بڑھیا ہو گئی
گر پڑے شیخ و برہمن آپ پر ۔ جب کے آزادی ہوا تھا ہو گئی
وہ کہیں گھر آرا ہے جو تمبسر کو ۔ یہ بھی کیا میری تمنا ہو گئی

راقم ـــــ رادو دبیر

مراسلت

جرأت ملوکانہ

رامپور میں چند ماہ سے بدمعاشوں نے اپنی ایک ٹولی تیار کرلی تھی اور دہشت انگیزی ان کا شغل ہو گیا تھا اسی سلسلے میں سرقہ کی بھی چار وارداتیں بھی ہوئیں رامپور کی مستعد پولیس نے ان کو تاک کر لیا تھا مگر گرفتاری عمل میں نہ آئی تھی۔

آخر حضور پرنور نے بنفس نفیس خود شہر کا گشت شروع کیا ہر جگہ معائنہ فرمائے چوکیوں کی نگہداشت کی تاکہ نہی کو مستحکم کیا اس حسن انتظام نے آخر اثر کیا اور گزشتہ شب کو دوران گشت میں حضور پرنور کو اس گروہ کے قیام کی خبر معلوم ہوئی اور حضور پرنور بے اطلاع تن تنہا مع اسلحہ جائے پر جا پہنچے اور سرگروہ کو خود گرفتار کرکے پولیس کے حوالے کردیا۔

شہر میں جانثاران اس جرأت شہریاری کا غلغلہ ہے تہنیتیں دیکھنے کے لیے پبلک بے تابانہ آرہی ہے۔

(نامہ نگار)

پنچ ۔ چور چور تو ہیں کئی قسم کے ۔ بہ سرکار مشہور قسم کے چور ہیں ۔ دل کے چور عقل کے چور ۔ زبان کے چور ۔ حق تلف کرنے چوروں کی بھی خبر ضرور لینی چاہیے جن کے لیے ہر اوجگی بیکار ہے آج ہیں پاس بڑے بڑے کی چوری ہوچکی ہیں ۔ اگر نوجوان تو آنکھیں ان چوروں پر قابو پا جائیں تو پھر کیا پوچھنا ہے دیکھیے آگے کیا!

سفر [illegible]

[illegible]

جیسا کہ اگر [illegible] دوست [illegible] ایک
[illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے علم
حاصل کیا۔ [illegible]
[illegible] جھکیا ہیں [illegible]
کہ ہم وقت کی ایک سطح پر ہوتے ہیں [illegible]
پچھلے سال [illegible] اس [illegible] تھی [illegible]
ہم [illegible] میں [illegible] پر [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
آگیا پہلے یاد کر رہی تھا۔ اب اس کا [illegible] گی۔

مگر [illegible] تک
ہیں تو یا نہیں کر سکتے۔ یہاں [illegible] اور
[illegible] جاتے ہیں۔ [illegible] ایک [illegible]
پھول [illegible] کے واسطے جاتا ہے۔
دوست [illegible]
[illegible] گیا۔ اس نے [illegible] میں گفتگو [illegible]
ہم [illegible] نہیں [illegible] کر سکتے ہیں [illegible]
بھی ہیں۔ بھائی یہاں ایک ہی [illegible] ہے جو
تمام [illegible] کی [illegible] کرتا ہے جس کا نام [illegible]
[illegible] سے کسی [illegible]
ملاقات [illegible] آگئی۔ جہاں یہاں کی
[illegible] کیا ہے ہوگی۔ ایک [illegible] بتا لیے
کی [illegible]

ظاہر ہے کہ اس [illegible] میں [illegible]
کی [illegible] دکھائی دیتی۔ [illegible] دوست ہیں
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] نے [illegible] کر [illegible]

بچے بہت ہی [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible]
نہیں۔ وقت کی [illegible] مشکل [illegible]
[illegible] جاتا ہے [illegible] کے [illegible]
ہیں۔ [illegible] نیک [illegible]
مگر کسی کام [illegible] کے [illegible]
سے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] کی وجہ سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible]
تھے ہیں۔ [illegible] ہے۔
یہاں پہنچ کے معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] صاحب بی اے بی ایچ ڈی [illegible]
[illegible]
کے مشہور [illegible] نے
خوب [illegible] کیا تھا [illegible]
سے ہیں [illegible] بیان کرنا مقصود تھا اس لیے
[illegible] صاحب [illegible] سے ملاقات کے بعد
[illegible] ضرور دیکھیں گے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۳۰ء
[illegible]
[illegible]
بنام
[illegible]
[illegible]

زیر [illegible] دکھانے وجوہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible] ضلع [illegible]
مقام [illegible]
مقدمہ نمبر ۱۹۳۰ء
[illegible] بنام
مسماۃ [illegible] بی بی وغیرہ مدعیان
نام [illegible] علی [illegible] محمد علی ساکن [illegible]
پرگنہ [illegible] تحصیل [illegible] ضلع [illegible]
ہرگاہ [illegible] نے درخواست [illegible] عدالت میں
گزرانی [illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا
معرفت کسی وکیل کے [illegible] بحالت [illegible]
واقف [illegible] وقت دس بجے بتاریخ [illegible] ماہ نومبر ۱۹۳۰ء
اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ
دکھاؤ [illegible] کرو گے تو درخواست مذکور [illegible]
غیر حاضری میں سماعت کی جائیگی
بتاریخ [illegible] اکتوبر ۱۹۳۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت
سے جاری کیا گیا
وقت حاضری [illegible] دس بجے [illegible]
دستخط حاکم
[illegible]

سمن بنام [illegible] بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]
[illegible] مدعی
بنام
[illegible] مدعا علیہ
[illegible]
دستخط حاکم [illegible]
[illegible]

ڈنکر صاحب سے مصر کے وقت زیادہ حاصل ہوا ہے بہت
صورت و مشغول شخص ہیں ۔ مشرقی امور میں نہایت
انہماک سے خدمت کرتے ہیں ۔ آزری صاحب علم ہیں
قدر کرائی سفر پر بھی کی ہوگی ۔ ان کی ریاست کا ایک روزنامہ
شائع ہے ۔ وقعت کم اور گرد و پیش کا اہتمام ۔ پھر بھی
چند سنٹ انھوں نے اپنی جیب سے با قاعدہ جیب میں
شائع کیے ۔ ایک ستمگر دوری کی افسانہ گو لوالیاں
جلیسہ کی اودھ پنچ میں طالع ہو چکا ہے اور اس غرض
سے موصوف کی خدمت میں بھیجا گیا تھا کہ ان کی اجازت
لیں ۔ بات موصوف کی مدد سے شروع ہوئے اور اس کی
نسبت مردہ اودھ پنچ کے خزانہ عامرہ میں بھیج دیا گیا
کام چلا ۔ ان کی بیماری اور دوسروں کی پہ شستی سے
بے مہری کشائی میں پڑا ہوا تھا ۔ ان کی تجویز کے بعد ہم
لیلے مجنوں دیکھنے کے لیے سدھارے رستے میں ٹریفک
سے پوچھا کہ سراج منزل کہاں ہے اور ہمارے
ایک محترم کرمفرما سراج الدین احمد صاحب سے وقت
ملاقات ہو سکے گی یا نہیں ۔ جواب کچھ ایسا اگر مگر یا
گول مول تھا کہ ان سے زیادہ تفحص کرنے کی آرزو
مضمحل ہو کے رہ گئی ۔

واقعی اس لیلے مجنوں کو جناب روشن صاحب
نے خوب بگاڑا ہے ۔ مرزا مرحوم نے دو مصرعوں پر [illegible]

دن رات سیر کر کے سفید و سیاہ کی
تصویریں کھینچتے ہیں فن جلوہ گاہ کی

اور واقعی صحیح و درست ہے یا عجیب کی لیلے مجنوں
نکالی گئی لیلے مجنوں ہمارے اس ادارہ کے ڈرامے
کے سامنے ہیچ ہو گئی ۔ روشن صاحب کے گرم رفتار
قلم نے سفید کو سیاہ اور پر تصویر کے نقش و نگار کو تباہ
کر دیا ۔ مرقع لیلے مجنوں کے اکثر اشعار درست نہیں ۔ جتنے
جاتے ہیں یا چند منظر ۔ یہ افسانہ کوئی تاریخی حیثیت
رکھتا ہے نہ روشن کے افسانہ کا بعض حصہ کچھ اخذ کیا ہے
طبیعت کچھ منغض ہو گئی اور ایسی کے بعد [illegible]
کر لیا کہ یہاں سے بھاگ [illegible] چیز
با ذریعے موٹر کے سامان سفر میں کچھ اضافہ کیا ۔
فیض آباد تھا اور حیدرآباد کی راہ لی ۔ سارے میں
قدرت کی پر بہار فیاضی کے مناظر آنکھوں میں کھبے
جاتے تھے ۔ چٹانوں کا ہری سلیمانی پہاڑوں سے
ادھر وہ گھنا جنگل کہ جس کو [illegible] ایک
تیل کی دوری کی طرح کوہستانی بلندیوں سے ہو کر
ظلمات کا عالم دکھائی دیتا تھا کہیں بہہ رہی تھی ۔ بہار کے
نزدیک [illegible] گھڑی گھڑی سماں بدل رہا تھا ایک
طلسم تھا [illegible] نہایت دلفریب سر زمین تھا یہ
اس تمام قطعے کی یہ رونق ہے ۔ لا حول ولا قوۃ پھر
نکان کا تذکرہ شروع ہو گیا ۔

شکریہ کہ آپ کی مرتبہ کلرک نے [illegible]
کالو کی معرفت ہم دو دوستوں کی خاص شکر گزاری تھی ۔
اکتوبر میں اتنی بارش ہمارے وطن میں نہیں ہوتی
ستمبر کے بیچ میں کافی بارش کا مقابلہ [illegible]
[illegible] دوسرے روز [illegible]
حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں داخلہ ہوا ۔

ہمارے دوست کی [illegible] کے بیچ ایک [illegible]
[illegible] صاحب موجود تھے ۔ شناسائی تو ہم سے بھی
تھی گر جب [illegible] نے پر بھی بمقتضائے حسن اخلاق
با شعرت حافظہ انھوں نے التفات نہ فرمایا تو بجے
انہی راہ لی اور ہمارے کرم دوست [illegible]

جس شہر میں نہایت [illegible] سے
شمال کی طرف [illegible]
[illegible] ہوتا ہے اور [illegible]
[illegible] اس شہر کے [illegible]
ایسے [illegible] جہاں آفتاب [illegible]
[illegible] نہیں پہنچتا ۔ وہاں عرض بلد
میل کلی سے زیادہ ہوتا ہے ۔

حیدرآباد دکن [illegible]
تقریباً [illegible] مئی اور [illegible] اگست کو
آفتاب حیدرآباد کے سمت الراس پر ہوتا ہے
یہاں کے رات اور دن [illegible]
تفاوت نہیں رکھتے جتنا کہ ہمارے طرف [illegible]
میں دن بڑھا تو اتنا کہ [illegible]
میں رات نے اتنی لمبی کھینچی کہ دن سے میلوں آگے
بڑھ گئی ۔ یہاں کا سب سے بڑا دن تقریباً ۱۳
ساعت [illegible] ہوتا ہے ۔

[illegible] بڑی بات
ہمارا [illegible] ایسے وقت ہوا جبکہ
[illegible] احتمال [illegible] اختلافات
کی وجہ سے حیدرآباد کے [illegible]
[illegible] فرق تھا [illegible] معلوم
ہوا ۔ دن نیا ، رات نئی ، رنگ نئے ، ہوا نئی
پانی نیا ۔ [illegible]
نے سر سے حملہ کیا [illegible]
[illegible] جیب میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کوئی قابل اعتراض
چیز تو نہیں ہے ؟ ۔

[illegible] سارے کاغذ اور
[illegible] بھی کھول کے [illegible]
چیزوں [illegible] لیکن شکر ہے
کہ اعتراض کے [illegible]
[illegible] نہیں لی ۔ جان [illegible]
[illegible] کتابیں ہمارے ساتھ تھیں
وہ بے فکر ہو گئیں ۔ [illegible]
[illegible] صاحب نے جمع
کر کے [illegible] ہوٹل ہی ہوٹل میں
ایک [illegible] جاتے ہیں [illegible]
پکڑے جاتے تھے ۔

[illegible]
[illegible] ہے

جب اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آیا ۔
[illegible] صاحب کا [illegible]



« عمل تیاری قوانین دستیہ »

- کیا کر رہے ہو؟
- جدید شاہی قوانین کی تیاری!
- تو پھر ان نئے آرڈیننس کی تیار کرکے بھی دیکھو۔ کیسی زہریلی گیس اس سے نکلنے والی ہے؟


شاخیں
دہلی - قنوج - حیدرآباد دکن
TRADE MARK
ٹریڈ مارک
ٹیلیفون
نمبر ۱۳۹
تاجروں کے ساتھ خاص رعایت

ہو گیا تھا۔ چائے اور کلیان کے استعمال سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیت قوم یہ لوگ بہت ہی عیش پسند ہیں۔ حیدرآباد میں ایک مرتبہ الزمان کی ہمت سے بھی پہلے چائے پینے کا رواج تھا مگر اس وقت سے یہ خیال ہوا کہ لکھنؤ میں ایک قسم کی عیش پسندی تھی۔ درحقیقت حیدرآباد کا شہر بھی لکھنؤ کی طرح شاندار ہے۔ ایسی ساری شان و شوکت کی ہو تو شوقین ہونا کوئی عیب کی بات نہیں۔ خوش ہیں اور قسمت کے دروازے سے آرام کی جگہ کے پاس کہیں بھی نہیں۔ سوشل کا انتظام نہایت معقول ہے بلکہ مسلمانوں کی تعداد ان جگہوں میں بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ (باقی آئندہ)

نامہ نگار

مولانا پنچ کی نوٹ بک

واہ خلیفہ صاحب!

جناب حاجی شوکت علی صاحب خلیفہ اول ہیں۔ خلیفہ سازی میں تو خیر ستعد شان اپنی کہیں پیچھے نہیں ہے معلوم نہیں کہ جو خلافت حضرت کے قبضے میں ہے وہ اپنی خلافت ہے یا خدا کی مگر سب جانتے ہیں کہ ایک خلافت کا خلعت لکھنؤ میں ایک امام کی طرح حضرت کے دوش مبارک پر رہتا ہے اور جو صاحب شوکت آپ کو نظر آتا ہے اسی کے سامنے صدا لگاتے ہیں۔

وہ ام شوکت علی کو خلیفہ بنا رہی ہے

بد قسمتی کہو یا خوش قسمتی کہ ابھی تک اس دام میں کوئی گرفتار نہیں ہوا۔ عرب بھنسا نہ افغانی بیوپاری گرفتار ہوا اور ترکستانی آخری آواز اخبار کی خبر میں حضرت فرما گئے ہیں جن کی نسبت مشہور ہوئی تھی کہ یہ خلعت کسی طرح حضور قبول کرلیں مگر پڑا ایسا ہوا تھا کہ پھنسا کے رہ گیا۔ ظاہر ہے کہ حضرت خلیفہ المسلمین حاجی شوکت علی صاحب کی طرح خلیفہ خلافت ایسے کے بجائے کون فرد ایسا بات کرسکتا ہے کہ جو بھی خلیفہ ہو وہی ظفر کا نام بنا ہوا ہو۔

خلافت سازی یا خلیفہ سازی کا یہ ہر ادا چونکہ آپ نے حضرت عثمان علی سے پیدا کیا تھا کر کے ہم قوم زور شور سے ان کے حکم شریعت کے پابند ہیں ہم پہنچائیں۔ اور یہ لوگ اپنی قوم کی باگ کو ہاتھ میں رکھتے ہیں اور ان کا رحمت علیہ السلام ہی سے مستفید ہوں۔ یہ لوگ کیوں نہیں اب کہیں کہ جو آپ نے اختیار کیا ہے یہ نفع کی چیز ہے دوسرا نام ہے ثواب بھی ہے اور نفع بھی ہے۔ آپ حضور والی خلیفۂ روم سے ملے اور دونوں ایک جلسہ میں ایک جگہ جمع ہوئے اور قائم رہ گئے۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ صاحب کی چند صاحبزادیاں بیاہنے کو بیٹھی ہیں۔ ان میں سے ایک صاحبزادی بائیس زبانیں لکھتی ہیں یعنی بائیس بولیوں کی ماہر ہیں۔ یہ دوسری طرح کی تعلیم یافتہ ہیں۔ مشہور ہے کہ خلیفہ غیر معمولی کی تقریب ولیمہ حیدرآباد میں ہے۔ بیارے ٹھہرائی۔ اور شاید تقریب کوئی رسم بھی ہو جائے۔ دوسری صاحبزادیوں کے لیے دولہا تلاش کر رہے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ دولہا کم سے کم دس لاکھ روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتا ہو یہ کوئی عظیم الشان شرط نہیں سیکڑوں آدمی ہندوستان میں اتنی آمدنی والے موجود ہیں۔ جو انتساب خاندان خلافت کی چاہ میں یقیناً حاجی شوکت علی کا پڑھنا قبول کریں گے۔

خدا کرے اس پر نفع صورت میں حاجی شوکت علی کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے تو ایسے حیدرآباد بھاری ہو اور جہیز کی جائیداد نصب جاگیر کے ساتھ عنایت کریں اور یہ مشتے کی تدبیر کھنچ آئے۔ دیا پلی کچھ پاگاچ ٹیٹ میں بولا کہ اپنی اپنی شادی میں کرنے والے دولہا وطن میں اپنی رہیں۔ گنتی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا سامان بھی ہو۔

آخر العلاج الکی

چند عمر کسی طرح اچھے نہیں ہوتے اطبا نے آخر کے بارے میں کہا کہ داغ دیے جائیں یہی آخری

علاج ہے۔

لکھنؤ کے بعض اہل شعر یہ کہا کہ خدا شیبہ زمانے میں خلیفہ اوقات میں جو جا رہا ہے کی سوجھی سارا عجیب عنوان سے یہ سوچا ہوا فتنہ بیدار ہوا۔

سنتے ہیں کہ ہمت افزا کے طلاب کے پاس کوئی گمنام خط بھیجا گیا ہے جس میں شیعوں کی جانب سے انہیں گالیاں دی گئی تھیں اور دھمکیاں بھی تھیں حالانکہ شرط یہ ہے کہ نہیں ہوتے ان حضرات نے ایک بچے جیسے اعلان کے ذریعے سے شیعوں کو ڈنکے کی چوٹ مناظرے کی دعوت دے دی۔ اور مولوی عبدالشکور کو چیلنج دیا کہ مناظرہ میں آئیں۔ یہاں کیا دیر تھی؟

وہی مثل ہوئی کہ "آ کے جو رہ رہے ہیں"

"اوسے ہمارے ہاں ہی آ"

"بلا لگا کر بچے ہوئے سو توں کو وہی شہر نو آئی بلانے کے"

"بند شاہ آؤ اور تیری ماں"

"افغان جاؤ اور یار کو پہنچی تھی۔ جب وہ گو اور تیری منہ داشت"

ابھی مناظرہ ہونے نہیں پایا تھا مگر اشتہار بازی ہو رہی تھی کہ شہر کے ہوشیار اور زیرک مجسٹریٹ نے ان پبلک والوں کو جو مفسدانہ تحریروں کی اشاعت کرتے تھے بلایا اور بدون تفریق مذہب و عقیدہ کے ضمانت پر چھوڑ دیا کہ کاہے کرو کہ لکھ کر خود رہ کرو باشد

ساری مناظرہ بازی ایک مجسٹریٹ صاحب نے دو منٹ میں ختم کر دی۔ اور سارا ڈرامہ ختم ہو گیا۔ ایک حقیقت ہے جو خیال کہ "آخر العلاج الکی" ہے بالکل درست ہے۔ اور یہی الفت ہے کہ فتنے کا علاج بالکل صحیح پکڑ دیا گیا۔ مگر حکومت کی یہ سوچ درستی تھی کہ جب تک لڑائی کا سامان فراہم ہوتا۔ اکھاڑ گرم ہو جاتا، جب لکڑیٹ تیار ہوتے تو تم اٹھ کے جاتے اسوقت تک بیکار ہی تھا شاید کمی رہتی۔ اور ایک آدھ کو ذرا ادا کر دیتا تو اعلان ہو جاتا۔ تین چار کا سر پھوٹتا اور دو چار [illegible]

قانون پاس ہو گیا تو ماننے سے انکار کر دیا جائے [illegible] پہلے کو کس نے مارا [illegible] اور پولیس کو شروع کر دی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک [illegible] اور قتل عمد [illegible] کی تاکید کو سو بھی [illegible] قابل سزا [illegible] کی ذات [illegible]

رسائل

ہم نے کسی موقع پر یہ لکھ دیا تھا کہ جس معنی اور جس محل پر لوگ آجکل رسالہ اور رسائل صحیح سمجھتے ہیں ہم اُسے صحیح نہیں سمجھتے۔ صحیح نہ سمجھنے سے یہ مطلب تھا کہ ہم خود استعمال نہیں کرتے۔ یہ اپنی اپنی رائے ہے۔ [illegible] رسالہ بمعنی پیام اور رسالہ بمعنی مکتوب [illegible] جیسے سب ہی جانتے ہیں۔ رسائل [illegible] رسائل بوعلی سینا دستقل چھوٹی چھوٹی کتابوں کا مجموعہ مصر اور قسطنطنیہ کے چھپے ہوئے موجود ہیں۔ رسائل

ابو بکر خوارزمی [illegible] معنا رسالہ بمعنی [illegible] کے ساتھ پائی جاتی ہے [illegible] کس صفت سے رسالہ کے علاوہ معنی [illegible] تعلیم کیے گئے [illegible] کتابوں کا حوالہ دیا گیا۔

جب کہا جاتا ہو کہ فلاں شخص نے فلاں بحث پر ایک رسالہ لکھا ہے تو اس کا مفہوم اور ہوتا ہے۔ لیکن جب کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ایک رسالہ نکالا ہے تو یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ [illegible] یا اقتصادی [illegible] مضامین کا ایک وقت [illegible] اور مسلسل پرچہ شائع کیا ہے۔ اس دوسرے مفہوم پر رسالے کا اطلاق دیا المعنی الاعم ہو سکتا ہے اس میں کسے کلام ہے؟ مگر غور رکھئے کہ بل مصری اور عربی سوقت [illegible] پرچوں کا یہ طرز عمل ہے کہ وہ کیوں بجائے رسالہ علمیہ ادبیہ تصدر فی کل شھر عنوان پر مجلۃ ادبیۃ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] اصطلاح [illegible]

مفہوم [illegible] رسالہ [illegible] کی صحیح [illegible] اس سے اجتناب [illegible] مقبول ہو۔ مثل الخاص [illegible] [illegible] ہم نے اہل زبان کی تقلید [illegible] استعمال کی [illegible] مفہوم قبول [illegible] اہل زبان میں [illegible] کی طرح یہ کہنے میں [illegible] کہ رسالہ یعنی ماہ [illegible] میگزین یا مجلّہ لکھا اردو نہیں [illegible] جب اہل لفظ کے معنی تسلیم کر لیے تو پھر [illegible] کلام کوئی وجہ نہیں۔

چکر گھنی

ایسی حرکت [illegible] کو چکر گھنی کہتے ہیں۔ [illegible] ہمارے اور ہندوستان بھر کے دوست [illegible] کی [illegible] حرکت [illegible] کی [illegible] [illegible] ایک ڈیڑھ [illegible] ہوائی جہاز [illegible] [illegible] ہم ایسی [illegible] نہیں کہیں [illegible] ہوا کے زور [illegible] [illegible] [illegible] چاہئے کہ [illegible] چکر گھنی کا نوٹس۔

[illegible]

[illegible]

سرفراز کا جیب [illegible]

حسب معمول امسال سرفراز [illegible] جیب [illegible] خاص [illegible] کوشش کی جا رہی ہے [illegible] زیادہ [illegible] [illegible] تصویریں [illegible] انشاء پردازوں کے اعلیٰ مضامین اور شعرا کے کلام سے مزین ہوگا جلد سے جلد فرمائش بھیجئے۔

قیمت فی پرچہ چار آنہ ۴/

مشتہرین کیلئے نادر موقع

سرفراز [illegible] جیب [illegible] تعداد میں شائع ہو رہا ہے [illegible] نمبر [illegible] اشتہار [illegible] فائدہ حاصل کر سکتے ہیں [illegible]

مشتہرین کرام [illegible] جلد اپنے اشتہارات [illegible]

المشتہر

منیجنگ ایڈیٹر اخبار سرفراز وکٹوریہ اسٹریٹ۔ لکھنؤ

[illegible] انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۰۲۹ سنہ ۱۹[illegible]

[illegible] جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible] صاحب [illegible] [illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

شرط [illegible]　　دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخوں سے اور خود طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی لٹا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کامیاب صحت حاصل کرنا یا مستند طبیبوں کے مشورہ کے متلاشی ہیں اگر آپ نامور تجربہ کار کامل الفن اور حاذق اطبا کے مشوروں سے بلا ادائے فیس فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ مسیح الادویہ کی جدید فہرست طلب فرما کر فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔
تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر: دواخانہ مسیح الادویہ کریا اسٹریٹ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی ہو بہو تصویریں کاغذ پر کھینچ دی ہیں

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صد ہا راگوں کی ہو بہو تصویریں اس کتاب میں انہی سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ